سوال

(101) نماز سامنے والی دیوار پر ہیٹر وغیرہ نصب ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاہور سے ام کلثوم لکھتی ہیں کہ سردی کے موسم کی آمد آمد ہے، اس میں دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض مساجد میں قبلہ کی دیوار پر گیس ہیٹر نصب ہوتے ہیں، جبکہ احادیث میں ہے کہ سامنے آگ جلا کر نماز ادا نہ کرو کیوں کہ یہ مجوسیوں سے مشابہت ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ نمازی کے سامنے آگ ہونے کی صورت میں نماز ادا کرنا اس میں اختلاف ہے، احناف کا موقف ہے کہ اس طرح نماز پڑھنے سے آتش پرست مجوسیوں سے مشابہت ہوتی ہے، لہٰذا یہ درست نہیں (ارشاد الساری: 1/432)

اسی طرح امام ابن سیرین رحمة اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے تنور کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا اور فرمایا ہے کہ "تنور آگ کا گھر ہے۔" (مصنف ابن ابی شیبہ بحوالہ فتح الباری)

کتب حدیث میں اس کے متعلق کوئی صریح اور صحیح حدیث نہیں ہے، جس میں اس طرح نماز ادا کرنے کو مکروہ کہا گیا ہو۔ سوال میں جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے وہ تلاش بسیار کے باوجود ہمیں نہ مل سکی۔ بلکہ ایسی روایات تو ملتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوران نماز آگ پیش کی گئی اور بعض اوقات وہ آگ قبلہ کی جانب اتنی قریب ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بچنے کے لئے زرا پیچھے ہٹے۔ یہ تمام روایات صحیح بخاری میں موجود ہیں اور امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس قسم کی احادیث پر ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: "یہ عنوان اس شخص کے متعلق ہے جو نمازی نماز پڑھتا ہو اور اس کے آگے تنور یا آگ یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہے لیکن نمازی کی نیت اس کی عبادت کرنا نہ ہو بلکہ اللہ کی عبادت کا ارادہ کیے ہوئے ہو۔"

اس عنوان سے امام بخاری رحمة اللہ علیہ کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان کے نزدیک اس طرح نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اس میں مشابہت کا پہلو پایا جاتا ہے، اس لئے سامنے والی دیوار میں گیس ہیٹر نصب کرنے سے احتیاط کی جائے، البتہ نماز کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:134